نام: جاوید اختر

نگراں: ڈاکٹر ندیم احمد

موضوع: منٹو کی تنقید کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

تلخیص

سعادت حسن منٹو اردو ادب کا ایک بڑا نام ہے۔ ان کی حیات و خدمات پر اب تک بہت ساری کتابیں اور بہت سے مضامین لکھے جا چکے ہیں۔ منٹو جتنا بڑا نام ہے اتنا ہی متنازع بھی ہے۔ جہاں ان کے فن کی بے شمار تعریفیں کی گئیں وہیں انہیں فحش نگار بھی کہا گیا اور طرح طرح کے اعتراضات بھی کے گئے۔ ان کی زندگی میں ان پر فحش نگاری کے الزام میں مقدمے بھی چلائے گئے لیکن ہر مورچے پر انہیں سرخروئی حاصل ہوئی۔ اس مقالہ میں، میں نے منٹو کی نگارشات پر لکھی گئیں اہم کتابوں اور مضامین کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ لینے کی کوشش کی ہے تاکہ اس بات کا اندازہ لگا جا سکے کہ ان کے فن کی کتنی قدر و قیمت ہے۔

یہ مقالہ چھ ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلے باب میں ''منٹو تنقید کے آغاز وارتقا'' پر باتیں کی گئی ہیں۔ اس باب میں منٹو کی نگارشات پر لکھی گئی تنقیدی کتابوں اور مضامین کا جائزہ لیا گیا ہے۔ وہ بیک وقت افسانہ نگار، خاکہ نگار، مکتوب نگار، مضمون نگار، ڈراما نگار، مترجم، صحافی، انشاء پرداز، کالم تبصرہ نگار اور فلمی اسکرپٹ رائٹر تھے۔ وہ ایک ایسے ادیب فنکار تھے جنہیں سب سے زیادہ شہرت ملی اور سب سے زیادہ ناقدین بھی ملے۔ ان کی تنقید ہر دور میں ارتقائی عمل سے گزرتی رہی۔ کم و بیش ہر طبقۂ فکر کے نقادوں نے ان پر لکھا ہے۔ اس باب میں ان سارے تنقید نگاروں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

دوسرے باب میں منٹو پر لکھی گئی کتابوں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ منٹو پر محمد حسن عسکری، ممتاز شیریں، وارث علوی، مبین مرزا، ڈاکٹر برج پریمی، جگدیش چندر ودھان، سید وقار عظیم، پریم گوپال متل، شمیم حنفی، کوثر مظہری، خالد اشرف، شمس الحق عثمانی، صالحہ زریں، کیول دھیر، قاضی افضال احمد، اشرف لون، ڈاکٹر مظہر احمد، طاہرہ اقبال، روبینہ یاسمین، ہمایوں اشرف اور ڈاکٹر شکیل الرحمٰن وغیرہ نے منٹو کی تحریروں کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ اس باب میں ان تنقید نگاروں پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ان کی تنقید کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔

تیسرے باب میں منٹو پر لکھے گئے تنقیدی مضامین کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ ہند و پاک کے مختلف رسائل میں منٹو کی

تحریروں پر مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ بہت سے مضامین کو ترتیب دے کر کتابی شکل میں منظر عام پر لایا گیا ہے۔ بہت سے رسائل نے منٹو نمبر نکالا ہے۔اس باب میں منٹو پر لکھے گئے مضامین کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے تا کہ منٹو تنقید کو بہتر طریقے سے سمجھا جا سکے۔

چوتھے باب میں منٹو تنقید پر کرداروں کے حوالے سے روشنی ڈالی گئی ہے۔اس باب میں منٹو کے اہم کردار جیسے منگو کوچوان، گوپی ناتھ، بھولا، ممد بھائی، سہائے، ایشر سنگھ اور رام کھلاون وغیرہ کے علاوہ ان کے تخلیق کردہ نسوانی کردار سوگندھی، موذیل، شاردا، سکینہ، سلطانہ اور کلونت کور وغیرہ کے تعلق سے باتیں کی گئی ہیں۔منٹو کی کردار نگاری پر تنقید نگاروں کے خیالات کی روشنی میں تمام کرداروں پر الگ الگ روشنی ڈالی گئی ہے۔

پانچویں باب میں منٹو تنقید پر موضوعات کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔منٹو نے عورتوں کے مسائل خاص طور سے طوائف کے مسائل کو موضوع بنایا ہے۔انہوں نے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ سماج اسے گری ہوئی نگاہوں سے دیکھتے ہیں، دراصل وہ اتنی گری ہوئی نہیں ہیں۔ان کے اندر بھی انسانیت موجود ہے۔مردوں کے مسائل کو موضوع بنانے میں بھی ان کی یہی کوشش کارفرما ہے کہ ان کے اندر بھی انسانیت موجود ہے چاہے وہ طوائف کا دلال ہی کیوں نہ ہو۔منٹو نے بے شمار موضوعات پر لکھا ہے۔اردو کے بہت سے تنقید نگاروں نے منٹو کے موضوعات کے تعلق سے باتیں کی ہیں۔اس باب میں ان تنقید نگاروں کی آرا پر بحث کی گئی ہے۔

چھٹے باب میں منٹو تنقید پر اسلوب کے حوالے سے روشنی ڈالی گئی ہے۔تنقید نگاروں کا خیال ہے کہ منٹو کا اسلوب خود منٹو کی شخصیت، کردار اور طرز زندگی کی عطا ہے یہ سچ ہے کہ منٹو کے اسلوب کو منٹو سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔اردو کے بہت سے نقادوں نے منٹو کے اسلوب کے تعلق سے مضامین لکھے ہیں۔اس باب میں ان مضامین میں کہی گئی باتوں کا تجزیہ کیا گیا ہے۔

(ختم شد)